سوال

(66)بچہ اگرچند سانس لے کر فوت ہوجائے یا مردہ پیدا ہو تو اس کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی بچہ پیدا ہو لیکن وہ فوت ہوجائے قبل اس کے کہ اُس کے کان میں اذان دی جائے ۔ اس صورت میں کیا اس کا جنازہ عام طور کے مطابق پڑھا جائے گا یا بغیر جنازہ کے ہی دفن کردیا جائے گا۔

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اگر بچہ خواہ ایک ہی سانس کیوں نہ لے اُس کا جنازہ ضرور پڑھا جائے گا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ (جماعت اہل حدیث کڑیاں کلاں) (۳جولائی ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسئولہ میں بالاتفاق بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ ہاں البتہ اگر بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو اس بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور علماء کا کہنا ہے اگر پیدائش کے بعد زندگی کی علامتیں ظاہر ہوجائیں تو اس صورت میں اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی ورنہ نہیں۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الاوطار'' میں اسی مذہب کو ترجیح دی ہے اور شیخنا المکرم محدث روپڑی رحمہ اللہ نے بھی فتاویٰ اہل حدیث میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ اس بارے میں وارد جملہ احادیث ضعیف ہے۔ تاہم ان کے طرق کو جمع کرکے استنادلینے کی سعی کی گئی ہے۔

اہل علم کا دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ بچے میں جب روح پھونکی جا چکی ہو اور وہ مردہ پیدا ہو۔ اس کے باوجود اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اس مسلک کو امام احمد اور اسحاق بن راہویہ اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ صاحب المنتقی نے اختیار کیا ہے۔ محقق العصر شیخ ابن باز بھی تعلیقات فتح الباری میں اسی بات کے قائل ہیں۔ محقق اور مؤید بالدلائل یہی مسلک معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

'اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَالسِّقطُ يُصَلّٰی عَلَيهِ ، وَيُدعٰی لِوَالِدَيهِ بِالمَغفِرَةِ وَالرَّحمَةِ' (مسند احمد، رقم : ۱۸۱۷۴، سندہ حسن۔ سنن ابیداؤد، بابُ المَشیِ أَمَامَ الجَنَازَةِ، رقم : ۳۱۸۰)

''یعنی نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کچا بچہ جو پورے دنوں سے پہلے گر جائے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کی جائے۔''

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جب کہ علامہ البانی نے ''ارواء الغلیل'' میں اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں : 'حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔'

اور ''حاکم '' کا کہنا ہے : '' صحیح علی شرط البخاری ' اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک مسلمان کی میت ہے دیگر مسلمانوں کی طرح اس کی نمازِ جنازہ بھی مشروع ہونی چاہیے۔ تفریق کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی ۔ یہ بھی یاد رہے کہ بچے کے کان میں اذان کا دیا جانا جنازہ کے لیے شرط نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:125

محدث فتویٰ